رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن	عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶	۱۳- اگست سنہ ۱۹۱۸ء	سہ شنبہ	۵- ذیقعد سنہ ۱۳۳۶ھ	نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

گرمی کی حرارت میں تاحال کوئی کمی واقع نہیں ہوئی جس کی وجہ بارش کا نہ ہونا ہے۔ بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں بارش کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری مولوی فاضل کے ایک گاؤں میں برائے مباحثہ تشریف لے گئے ہیں جہاں جناب حافظ روشن علی صاحب بھی تبلیغی دورہ سے پہنچ جائیں گے۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے محترم جناب حافظ سید عبدالوحید صاحب اینڈ برادرز کرشیل ہوس منصوری کو جنہوں نے مسجد مبارک کے فرش کے لئے نہایت مضبوط اور خوبصورت دریاں بھیجی ہیں جو مسجد میں بچھا دی گئی ہیں۔

"ستیارتھ پرکاش" کے خلاف آواز

پیشتر ازیں اس عنوان کے نیچے ہم چند ایک تحریریں جو مختلف مقامات سے ہمارے پاس پہنچی تھیں درج کر چکے ہیں۔ بعد ازاں عدم گنجائش کی وجہ سے اس سلسلہ کو جاری نہ رکھ سکے۔ اب احباب اصرار پر اس ذیل میں کچھ اور تحریریں درج کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اخبار کے محدود صفحات اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ ایسی تحریروں کے سلسلہ کو جاری رکھ سکیں۔ البتہ بعض اصحاب کے ایسے مضامین جو مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

آریہ اخبارات نے "درثمین" کے خلاف آریہ سماجوں میں ریزولیوشن پاس کرانے۔ اور اس کے خلاف لکھنے کے لئے ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار رو رو کر درخواست کی ہے۔ جس میں انہیں ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی لیکن باوجود اس کے کہ ہم نے "ستیارتھ پرکاش" کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے اخبار میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا تاہم ہمارے پاس مختلف اطراف سے اس قدر تحریریں پہنچ چکی ہیں۔ کہ ہم ان کے اندراج سے معذور ہیں۔ "ستیارتھ پرکاش" کے خلاف آواز کا اٹھنا اس کے دل آزار اور رنجیدہ ہونیکا کافی ثبوت ہے۔ امید ہے گورنمنٹ توجہ کرے گی۔ (ایڈیٹر)

(۱)

"ستیارتھ پرکاش" کے متعلق جو مضامین الفضل میں نکل رہے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ہمیں سخت حیرانی و تعجب ہے۔ کہ اس کی ضبطی کی طرف گورنمنٹ ہند نے اب تک کیوں

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا

توجہ نہیں فرمائی ۔ یہ کتاب نہیں بلکہ ایک ایسی آگ ہے کہ جس کی ایک چنگاری تمام خرمن اتفاق و امن کو بھسم کر دینے کے لئے کافی ہے ۔ لہذا نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں نہایت ادب مگر پرزور الفاظ میں عرض کیا جائے ۔ کہ ازراہ کرم گستری و عدل و انصاف پروری جس قدر جلد ممکن ہو اس کی ضبطی کا حکم صادر فرما کر اپنی جملہ رعایا کو مشکور فرمائے

خاکسار سید محمد عبد المجید جوائنٹ سکٹری انجمن احمدیہ کیرنگ شیلا و یس نمود

(۲)

الفضل میں پنڈت دیانند کی دل آزار تحریر کا اقتباس پڑھ کر دل درد سے بھر گیا ۔ ان کی کیا ہیں ۔ ایک نیزہ کی نوک ہیں ۔ جو بار بار دل میں داخل ہوتی اور نکلتی ہیں ۔ ان کی وجہ سے اک ہے ۔ جو پیدا ہوتا ہے ۔ اک دکھ ہے جو بار بار محسوس ہوتا ہے اک نہایت پریشان کن اور بیتاب کرنے والا نظارہ ہے ۔ جس کو آنکھیں دیکھتی اور بند ہو جاتی ہیں ۔ غیر احمدیوں کے مجمع میں پنڈت دیانند صاحب کی اس درشت بیانی کا نمونہ سنایا تو رنج اور تکلیف سے بیتاب ہو گئے ۔ یہ تحریریں ہی ایسی نہیں کہ جنکو گورنمنٹ ضبط کرے بلکہ جس جس پریس میں "ستیارتھ پرکاش" طبع ہوتی ہے ۔ وہ بھی ساتھ ہی ضبط ہونے چاہئیں ۔ ہم تو حیران ہیں ۔ کہ ایسی شر انگیز کتاب اب تک گورنمنٹ نے کیوں ضبط نہیں کی ۔ اور کیوں اس کی اشاعت برابر جاری ہے ۔ پھر یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ آریہ سماج کے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور متین شخص اپنی اس آواز کو کیوں زور سے نہیں اٹھاتے ۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے وہ باب جن میں غیر مذاہب کے لوگوں کی دل آزاری کی گئی ہو اڑا دیئے جائیں ۔ درشت کلامی کی کوئی حد بھی ہوتی ہے ۔ مگر یہ تو حد سے بڑھی ہوئی تحریریں ہیں ۔

میں تمام اسلامی اخباروں کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ضرور اس کے برخلاف ایک متفقہ آواز اٹھائیں ورنہ سمجھا جائیگا ۔ کہ مسلمانوں میں غیرت نہیں رہی اپنے خدا کے متعلق گالیاں سنیں اور چپ رہیں ۔ حبیب خدا کے متعلق نہایت فحش گالیاں سنیں اور خاموش رہیں ۔ قرآن کریم کو نہایت ہی برے الفاظ میں یاد کیا جاوے ۔ اور یہ بیٹھے رہیں ۔ اور ان کو نہایت رذیل تر انسان کہا جاوے ۔ اور وہ زبان بھی نہ ہلائیں ۔ افسوس ہوگا کہ جب مسلمان اخبار اس امر کے متعلق گورنمنٹ کو متوجہ نہ کریں ۔ اور پھر بہت ہی رنج اور تکلیف کا موجب یہ امر بھی ہوگا کہ گورنمنٹ ایسی فحش تحریر کو ضبط نہ کرے ۔ کیونکہ [illegible] پنڈت دیانند اور آریوں کی تحریروں نے ہمارے [illegible] میں ایک درد پیدا کرنے والا زخم پیدا کر دیا [illegible] کا علاج کرنا ہماری مہربان گورنمنٹ برطانوی پیشہ ہے ۔

[illegible] ہند و لیڈروں سے بھی درخواست کرونگا ۔ جو کہ کانگریس کے لیڈر ہیں اور مسلم و ہندو اتفاق کے شائق ہیں ۔ کہ ایسی تحریروں کے ہوتے مسلم و ہندو کا اتفاق محض وہم ہے ۔ اس لئے ان کو بھی چاہئے کہ فوراً ایسی دل آزار کتاب کو رد کر دیں ورنہ مسلمانوں کے سینہ میں بھی دل ہیں ۔ اور ان میں بھی درد محسوس کرنے کی حس ہے ۔ اور ہماری رگوں میں بھی خون موجود ۔ راقم محمد صدیق احمدی

(۳)

مدت سے میرا خیال تھا ۔ کہ ستیارتھ پرکاش جیسی گندہ کتاب ۔ جس نے خدا اور خدا کے نبیوں کی ہتک میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا سرکار عادل سے اسکی ضبطی کی بابت درخواست کر کے اس کے وجود ناپاک کو اس ملک سے نابود کرنے کی کوشش کی جائے ۔ آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ۔ امید ہے ۔ کہ گورنمنٹ توجہ کریگی ۔ محمد یعقوب احمدی عثمان آباد

(۴)

الفضل میں "ستیارتھ پرکاش" کے مضامین فساد انگیز کے جو حوالے ۔ اور گورنمنٹ کو اس کتاب کی ضبطی کے متعلق جو توجہ دلائی جا رہی ہے ۔ وہ مناسب بلکہ انسب ہے ۔ اور میں بھی اس امر سے بکلی اتفاق ہے ۔ مجھے پہلے بھی خیال تھا کہ جب کہ گورنمنٹ آجکل ہر ایک فتنہ انگیز امر پر نوٹس لیتی ہے ۔ تو کیا وجہ ہے ۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" جیسی فتنہ پرداز اور شر انگیز کتاب کو ضبط نہیں کرتی ۔ امید ہے ۔ آپ کی یہ مساعی انشاء اللہ مفید نتائج پیدا کریگی ۔

خاکسار محمد فضل از چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی

نظم

شبِ غفلت کی کیا سحر ہی نہیں

از جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علمی

ان کو دنیا کی کچھ خبر ہی نہیں — حال اسلام پر نظر ہی نہیں
واعظوں کے عمل یہ کہتے ہیں — ترکِ اعمال میں خطر ہی نہیں
توبہ کرتا نہیں کوئی عاصی — ان کی تقریر میں اثر ہی نہیں
وعظ میں انکے خاک ہو تاثیر — دردِ دل سوزشِ جگر ہی نہیں
پھونک دے جو متاعِ عصیاں کو — آپکے پاس وہ شرر ہی نہیں
قوم بیدار کیوں نہیں ہوتی — شبِ غفلت کی کیا سحر ہی نہیں
جو کہ قرآن چھوڑ دے اُس کا — عالم نور میں گذر ہی نہیں
جو منور ہو نورِ قرآں سے — ظلمتوں کا اُسے خطر ہی نہیں
اہلِ تقویٰ سے جنگ کرتے ہیں — جنکو عصیاں سے کچھ حذر ہی نہیں
احمدی ہو کے ہم شجاع ہوئے — اب کوئی خوف کچھ خطر ہی نہیں
وہ کھچے آ رہے ہیں آخر کیوں — میرے نالے میں گر اثر ہی نہیں
آگئے مہدی و مسیحِ زماں — کیا ابھی آپکو خبر ہی نہیں
جن سے نورِ محمدی چمکا — کفر و ظلمت کا اب گذر ہی نہیں
لوگ کس لئے مخالف ہیں — حق کے وعدہ کی کچھ خبر ہی نہیں
چاہتے ہیں کہ احمدی مٹ جائیں — پر ہمیں ان سے کچھ ضرر ہی نہیں
سوچتے ہیں وہ لاکھ تدبیریں — کوئی تدبیر کارگر ہی نہیں
آریہ رہ گئے ہیں جل بھن کر — خاک ہونے میں کچھ کسر ہی نہیں
قلم احمدی ہے یا شمشیر — جس کے آگے کوئی مفر ہی نہیں
بھید سب آریوں کا کھول دیا — راز اب کوئی مستتر ہی نہیں
آؤ بابِ مسیحِ احمد پر — کامیابی کا اور در ہی نہیں

آپ کا خیر خواہ ہے علمی
جسکی طینت میں کوئی شر ہی نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۳ اگست ۱۹۱۸ء

ستیارتھ پرکاش میں باغیانہ تعلیم کا اعتراف

ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کی زبان سے

اگرچہ ہم نے الفضل کے گذشتہ متعدد پرچوں میں "ستیارتھ پرکاش" کے اصل حوالجات مع صفحات سے نہایت صفائی کے ساتھ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچادی ہے۔ کہ اس میں گورنمنٹ ہند کے خلاف سخت باغیانہ اور غیر وفادارانہ تعلیم دیگئی ہے۔ اور آریوں کو حکومت سے بدظن کرنے اور اس کے احکام کو نہ ماننے کی پر زور تلقین کی گئی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ضد اور تعصب سے خالی ہوکر "ستیارتھ پرکاش" کے اُن حوالجات کو پڑھے جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ تو اس کے لئے ہمارے ساتھ متفق ہونے کے سوا چارہ نہیں۔ لیکن باوجود اس کے آریوں کے کسی اخبار سے ہمیں ہرگز یہ توقع اور امید نہ تھی کہ وہ بھی ہمارے پیش کردہ "ستیارتھ پرکاش" کے حوالوں کے اسی مطلب اور مفہوم کا اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہوجائیگا جو ہم نے سمجھا اور "الفضل" میں پیش کیا ہے۔ یعنی یہ کہ ان حوالجات میں سخت باغیانہ اور معندانہ تعلیم دیگئی ہے۔ لیکن ۲۵-جولائی کے "آریہ گزٹ" کو دیکھ کر ہمیں تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ آریہ اخبارات کے لئے اگر کسی اور سچائی اور صداقت کا اعتراف کرنا مشکل ہو تو ہو لیکن "ستیارتھ پرکاش" میں باغیانہ تعلیم کا پایا جانا ایک ایسی صداقت ہے۔ جس کا اعتراف کئے بغیر ان کے لئے چارہ نہیں ہے۔ اور خاص "آریہ گزٹ" ایسے فتنہ انگیز اخبار کو۔ چنانچہ "آریہ گزٹ" ہمارے ان مضامین کے متعلق جن میں ہم نے "ستیارتھ پرکاش" کی باغیانہ تعلیم پر روشنی ڈالی ہے۔ "مرزائی اخبارات باغیانہ تعلیم دے رہے ہیں" کے عنوان سے لکھتا ہے:

"ستیارتھ پرکاش" کے اندر جو کچھ لکھا ہے وہ ہر آریہ سماجی کو بھی معلوم ہے۔ اور گورنمنٹ بھی اسے بخوبی جانتی ہے۔ جو غلط فہمیاں تھیں وہ دور ہو چکی ہوئی ہیں۔ لیکن اب مرزائی اخبارات "ستیارتھ پرکاش" کے اقتباسات کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تاویلیں بناکر اس وقت انگریزوں کے خلاف جو باغیانہ تعلیم دے رہے ہیں وہ البتہ خوفناک اور بد نتائج پیدا کرنے والی ہے۔ اور ضرورت ہے کہ وہ جو خیرخواہی کے پردہ میں دشمنی کا کام کر رہے ہیں۔ انھیں اس سے روک دیا جائے۔ تاکہ ان کی شرارت کا برا نتیجہ کسی بھی صورت میں نہ نکلنے پائے۔"

یہ الفاظ بتلا رہے ہیں۔ کہ ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ "ستیارتھ پرکاش" کے وہ اقتباسات جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ ان میں واقعی باغیانہ تعلیم ہے۔ اور ان کا جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے وہ یقیناً خوفناک و بد نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ البتہ ان کا یہ خیال ہے کہ ہم نے

"ستیارتھ پرکاش" کے اقتباسات کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تاویلیں بناکر"

پیش کیا ہے۔ لیکن اس کا فیصلہ نہایت آسان ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ہم نے "ستیارتھ پرکاش" کے اقتباسات کو اصل الفاظ میں نہیں لکھا۔ بلکہ انھیں توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ جس سے غلط تاویلیں کرنے کا ہمیں موقعہ مل گیا ہے۔ تو ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرلیں گے لیکن اگر اس کے برخلاف یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ہم نے "ستیارتھ پرکاش" کے اقتباسات پیش کرنے میں ایک لفظ چھوڑ ایک شعشہ کی بھی کمی بیشی نہیں کی تو صاف معلوم ہوجائیگا کہ اڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کا ہمارے مضامین کو باغیانہ قرار دینا اور خطرناک نتائج پیدا کرنے والے کہنا در اصل "ستیارتھ پرکاش" میں باغیانہ تعلیم کے پائے جانے کا اعتراف کرنا ہے پس ہم ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ان کے نزدیک ہم نے اپنے مضامین میں "ستیارتھ پرکاش" کے اصل حوالجات نہیں دیئے بلکہ انھیں توڑا مروڑا اور ان میں کمی بیشی کی ہے۔ تو وہ اس بات کا ثبوت دیں۔ اور ساتھ ہی ان حوالجات کا صحیح اور درست مطلب بھی بیان کردیں۔ جس سے یہ ثابت ہوجائے۔ کہ ہم نے ان کا جو مطلب اور مفہوم پیش کیا ہے۔ وہ "غلط تاویلیں" ہیں۔ اب اگر ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" نے ہمارا یہ چیلنج منظور نہ کیا۔ اور "ستیارتھ پرکاش" کے اقتباسات کے الفاظ کو توڑا مروڑا ہوا ثابت نہ کرسکے۔ تو اس سے صاف سمجھا جائیگا۔ کہ انھوں نے اعتراف کرلیا ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کے حوالجات جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ ان میں واقعی

باغیانہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ جو خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے والی ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے وہ "ستیارتھ پرکاش" کے اصل الفاظ کی بنا پر ہی پیش کیا ہے۔ اور جب اس کے پیش کرنے کی وجہ سے ہمارے متعلق ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کا یہ خیال ہے۔ کہ:۔

"اس وقت انگریزوں کے خلاف جو باغیانہ تعلیم دے رہے ہیں۔ وہ البتہ خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے والی ہے اور ضرورت ہے۔ کہ وہ جو خیر خواہی کے پردہ میں دشمنی کا کام کر رہے ہیں انھیں اس سے روک دیا جائے تاکہ ان کی شرارت کا برا نتیجہ کسی بھی صورت میں نہ نکلے۔"......

تو یہ دراصل "ستیارتھ پرکاش" کے متعلق ہی کہہ رہے ہیں۔ البتہ ذرا پیچیدہ طریق سے اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ "ستیارتھ پرکاش" میں باغیانہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ جسے گورنمنٹ کو روک دینا چاہیے۔ تاکہ اس میں بیان کردہ شرارت کا برا نتیجہ کسی بھی صورت میں نہ نکلے۔

امید ہے کہ گورنمنٹ "آریہ گزٹ" کے اس اعتراف کو غور کی نظر سے دیکھیگی۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیگی۔ کیونکہ اس سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" میں باغیانہ تعلیم کے پائے جانے کے متعلق ہم نے جو حوالے پیش کئے ہیں۔ وہ اگر صحیح اور درست ہیں۔ اور ان میں کوئی کمی بیشی یا تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ تو واقعی ان میں باغیانہ اور غیر وفادارانہ تعلیم دی گئی ہے۔ اور ان کا جو مطلب اور مفہوم ہے۔ وہ یقیناً نہایت خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے والا ہے۔ اب "ستیارتھ پرکاش" کے جو حوالے ہم نے مع صفحات اور ایڈیشن کے لکھے کتاب سے مقابلہ کر کے کیا جا سکتا ہے۔ پس گورنمنٹ کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ "ستیارتھ پرکاش" میں باغیانہ اور غیر وفادارانہ تعلیم کے پائے جانے کا اعتراف ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" نے ایک اور رنگ میں بھی کیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ انھیں ہمارے ان مضامین کے متعلق جن میں ہم نے "ستیارتھ پرکاش" میں غیر وفادارانہ تعلیم کا ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔ کہ:۔

"وہ (ہم) جو خیر خواہی کے پردہ میں دشمنی کا کام کر رہے ہیں انھیں اس سے روک دیا جائے۔ تاکہ ان کی شرارت کا برا نتیجہ کسی بھی صورت میں نہ نکلنے پائے۔"

ان الفاظ میں ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" نے ہمارے مذکورہ بالا مضامین کے متعلق گورنمنٹ سے استدعا کی ہے۔ کہ ان کے لکھنے سے روک دیا جائے۔ کیونکہ یہ خیر خواہی کے پردہ میں دشمنی کا کام ہے۔ گویا "ستیارتھ پرکاش" کی باغیانہ تعلیم سے گورنمنٹ کو آگاہ کرنا۔ جو ہم خیر خواہی سمجھ رہے ہیں۔ یہ خیر خواہی نہیں۔ بلکہ باغیانہ تعلیم دینا ہے۔ جو خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے والی ہے۔ اس کے متعلق ہم ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں آپ نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ ہم "ستیارتھ پرکاش" کی جو تعلیم پیش کر رہے ہیں۔ وہ باغیانہ ہے وہاں یہ بھی فرما دیجیے۔ کہ اس سے خوفناک اور بدنتائج پیدا ہونے کی کونسی صورت ہے۔ یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ ہمارے ان مضامین سے۔ جن میں ہم نے "ستیارتھ پرکاش" کو باغیانہ تعلیم دینے والی کتاب ثابت کر دیا ہے ایسے لوگ خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے کا موجب بنیں گے۔ جو "ستیارتھ پرکاش" کو اپنے لئے نہایت تکلیف دہ اور دل آزار سمجھتے اور اس کے ضبط کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے یہی کہا جائیگا۔ کہ وہ لوگ جن کا دعویٰ ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" آریہ سماجیوں کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارا ہے۔ اور اس کی خاطر وہ اپنا تن من دھن۔ غرضکہ سب کچھ قربان کر سکتے ہیں" وہی ہماری پیش کردہ "ستیارتھ پرکاش" کی باغیانہ تعلیم کو پڑھ کر خوفناک اور بدنتائج پیدا کرنے کے موجب بنیں گے۔ کیونکہ دوسروں کا "ستیارتھ پرکاش" کی تعلیم پر کاربند ہونا۔ تو الگ رہا اس کو دیکھنا بھی گوارا نہیں ہے۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ نے "ستیارتھ پرکاش" کی پیش کردہ باغیانہ تعلیم سے جن خوفناک اور بدنتائج کے نکلنے کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ وہ آریہ سماجیوں کے ذریعہ ہی نکل سکتے ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحب "آریہ گزٹ" کو یہ خطرہ پیدا ہونا ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ ان کے نزدیک "ستیارتھ پرکاش" کی وہ تعلیم جو ہم نے پیش کی ہے واقعی باغیانہ ہے۔

گورنمنٹ کو اس اعتراف کی طرف خاص توجہ کرنا چاہیے۔

ناسزا حرکت کے متعلق آریہ گزٹ کا ڈیفنس

اور

"درثمین" کے خلاف شور و شر کا جواب

"آریہ گزٹ" والے ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کے متعلق گوشت خوری کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی لڑکی کے نام سے چند ایک ایسے خطوط شائع کئے تھے جن کا شائع کرنا اسی کے قول کے مطابق "اپنے ہی گھر کی خاک اپنے ہاتھوں اڑانا" تھا کیونکہ ان سے اسی کے ایک ہم مذہب اور ہم پیشہ کی لڑکی کی عزت و حرمت کے خلاف نامناسب خیالات کی تشہیر ہوتی تھی۔ لیکن باوجود اس بات کے جاننے بوجھنے کے "آریہ گزٹ" اپنی اخلاقی کمزوری کی وجہ سے ان خطوط کو شائع کرنے سے باز نہ رہ سکا۔ جس پر ہم نے بھی بہ تقاضائے شرافت "آریہ گزٹ" کے اس فعل پر نفرت کا اظہار کرنے

ہوئے آریہ صاحبان کو غیرت دلائی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ :-

"ہم دیکھیں گے۔ کہ آریہ سماج میں سے کس قدر لوگ "آریہ گزٹ" کے اس ناروا فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کر کے قومی غیرت اور شرافت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اس سے کیا سلوک کرتے ہیں۔"

ہمارے اس مضمون کو آریہ صاحبان تک پہنچانے کے لئے "پرکاش" نے نقل کیا۔ اور اس کے متعلق لکھا کہ :-

"ایڈیٹر پرکاش" سے بدلہ لینے کے لئے ایڈیٹر "آریہ گزٹ" نے ایک دیوی کو گھسیٹنے کی جو کمینہ حرکت کی تھی اس کے خلاف قادیان کے اخبار "الفضل" نے ایک زبردست مضمون میں پروٹسٹ کیا یہ پروٹسٹ صرف شرافت کی رو سے کیا گیا۔"

ہمارے مذکورہ بالا مضمون کا یہ اثر ہوا کہ کئی مقامات کی آریہ سماجوں نے "آریہ گزٹ" کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور اس کے اس فعل کو "غیر مہذبانہ" "کمینہ" "خلاف تہذیب و اخلاق" "بیہودہ" "اخلاق سے گرا ہوا" قرار دیا۔ اس پر آریہ گزٹ اور اس کے ساتھیوں نے اپنی بریت اور بے گناہی ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے ہیں اور سب سے بڑی بات جو اس فعل کو جائز ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"دیوی کی ہتک ہو گئی۔ اس کا جو شور مچایا جا رہا ہے۔ یہ کیوں۔ کوئی بھی نہیں کہتا کہ یہ چٹھیاں اصلی ہیں یا نقلی۔ جھوٹی ہیں۔ یا سچی۔ اس بات کی طرف کوئی نہیں آتا" آریہ گزٹ

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ آریہ گزٹ نے جن چٹھیوں کو پیش کیا ہے۔ وہ اصلی ہیں۔ نقلی نہیں۔ سچی ہیں جھوٹی نہیں۔ اس لئے وہ ایک لڑکی کی ہتک کو شہرت دینے میں حق بجانب ہے۔ اور یہ کوئی بد تہذیبی بد اخلاقی اور کمینگی نہیں ہے۔ یہ تو آریہ گزٹ" کا اپنا جواب ہے۔ اور آریہ پتر کا بحوالہ "درشن انند" اس طریق سے "آریہ گزٹ" کی کارروائی کو جائز قرار دیتا ہے۔ کہ آریوں کے شاستر میں غیر مہذب اور خلاف تہذیب فعل کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ "آریہ گزٹ" پر چسپاں نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ جن چٹھیوں کا اس نے اقتباس شائع کیا ہے وہ جھوٹ یا مکر سے بنا کر شائع نہیں کیا۔ بلکہ صحیح اور درست کیا ہے۔ یہاں ہمیں اس بات کی تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ "آریہ گزٹ" کے پیش کردہ اقتباسات جھوٹ یا مکر سے بنائے ہوئے ہیں۔ یا اصلی۔ اور سچے ہیں۔ یہ ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کا کام ہے۔ ہاں ہم آریہ گزٹ اور آریہ پتر کا سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ کا یہ ڈیفنس کہ جو کچھ ہم نے شائع کیا ہے وہ صحیح اور درست ہے۔ اس لئے ہم نے کوئی ناروا بات نہیں کی۔ قابل قبول ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ "درثمین" کے اشعار کے متعلق ہمارا یہی جواب جو ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار دیا جا چکا ہے۔ آپ قبول نہیں کرتے کیا ہم یہ نہیں لکھ چکے۔ کہ

"اگر آریہ صاحبان یہ ثابت کر دیں۔ کہ "درثمین" میں آریہ مذہب کے متعلق جو کچھ نظم کیا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے اور ہم احمدیہ جماعت کو چیلنج دیتے ہیں کہ ان باتوں کو ہماری کتابوں سے نکال کر پیش کرے۔ تو ہم ہر وقت اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

پس یا تو "درثمین" کے متعلق ہمارے اس جواب کو کہ اس میں کوئی غلط اور نادرست بات نہیں لکھی گئی۔ صحیح تسلیم کر کے ان تمام گندے اور بیہودہ الفاظ کو واپس لیا جائے۔ جو اس وقت تک "آریہ گزٹ" اور "آریہ پتر کا" نے لکھے ہیں۔ یا ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کی لڑکی کے نام سے خطوط شائع کرنے کے فعل ناروا کو اس لئے جائز نہ کہا جائے۔ کہ وہ خطوط اصلی ہیں۔ اور ان کے شائع کرنے میں کسی قسم کے مکر و فریب جھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہیں لیا گیا۔

اب "آریہ گزٹ" اور "آریہ پتر کا" ہمارے اس جواب کو تسلیم کریں یا نہ کریں جو ہم نے ان کے شور و شر پر پہلے ہی دن "درثمین" کے متعلق دے دیا تھا لیکن اپنے ڈیفنس میں جو کچھ انھوں نے لکھا ہے اس سے ثابت ہے۔ کہ جس اصل کے مطابق ہم نے جواب دیا تھا اسے انھوں نے صحیح اور درست تسلیم کر لیا ہے اور جب اسے صحیح تو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اس کی رو سے "درثمین" کے اشعار کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو گویا "درثمین" کے اشعار پر جو اعتراض انھوں نے کئے تھے ان کی آپ ہی تردید کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس اصل کو "آریہ گزٹ" کا اپنے ڈیفنس میں پیش کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ جو اقتباسات اس نے شائع کئے ہیں۔ وہ اصلی اور درست ہیں۔ تو بھی ایک لڑکی کی ذات کو معرض بحث میں لانا۔ اور ایسے رنگ میں لانا جس سے اس کی آبرو کو صدمہ پہنچتا ہو کسی شریف اور باغیرت انسان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

لفظ "پرافٹ" اور خواجہ کمال الدین صاحب

۹۔ فروری ۱۹۱۸ء کے پیغام صلح میں خواجہ کمال الدین صاحب کی ایک چٹھی شائع ہوئی تھی۔ جس میں آپ نے لفظ "پرافٹ" کے متعلق لکھتے ہوئے ہمارے مبلغین مقیم لنڈن پر اعتراض کیا تھا چنانچہ لکھا تھا کہ :-

"یہاں لفظ "پرافٹ" کے معنی اس قدر وسیع ہیں۔ کہ اس لفظ کے ساتھ منجانب اللہ کا ہونا ضروری نہیں سمجھا گیا اس لئے جو لوگ کسی شخص سے صرف یہ اقرار نامہ لیکر کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد پرافٹ ہے

سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ وہ یا تو خود دھوکہ میں ہیں۔ یا لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کسی سے اقبال کرا کر کہ وہ محمدؐ کو پرافٹ مانتا ہے یہ سمجھ لینا کہ فلاں نے خاتم المرسلین کی نبوت کا اقرار کیا۔ یہ لفظ خواہ بڑی ہی عقلمندی سے سمجھے جاتے ہوں لیکن غلط ہیں۔ یہ لفظ "پرافٹ" کے معنی نہیں لفظ نبی میں من اللہ کی جزو ضروری ہے اس لئے میں نے اپنے اقرار نامہ میں سے پرافٹ کا لفظ نکال دیا اور لفظ مسنجر رکھا۔"

اس کا جواب "الفضل" میں مفصل طور پر دیدیا گیا تھا۔ اور وہ اعتراض جو خواجہ صاحب نے ہمارے مبلغین پر کیا تھا اس کا انھیں پر عائد ہونا ثابت کر دیا تھا۔ اب جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے احمدی مشنری لنڈن کی ایک چٹھی مطبوعہ پیسہ اخبار مورخہ ۳ جون بعنوان "ووکنگ مشن کی اصلاح" شائع ہوئی ہے جس میں قاضی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"جس قدر اصحاب ہمارے ذریعہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ان سے ہم ہمیشہ مطابق کلمہ طیبہ یہ تحریری اقرار لیتے رہے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول (مسنجر) ہیں۔"

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آج تک جس قدر لوگ جناب قاضی صاحب و جناب مفتی صاحب کے ذریعہ داخل اسلام ہوئے ہیں۔ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کا رسول ہونے کا اقرار لیا جاتا رہا ہے۔ اور کسی ایسے شخص کو مسلمان نہیں قرار دیا گیا۔ جس نے یہ اقرار نہ کیا ہو کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے رسول (مسنجر) نہیں ہیں۔

برخلاف اس کے جناب خواجہ صاحب خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ پہلے ان کے فارم میں محض "پرافٹ" کا لفظ تھا۔ اور اسی پر وہ مسلمان ہونے کا اقرار کرایا کرتے تھے۔ جیسا کہ انھوں نے ۱۹ فروری کے پیغام میں لکھا ہے۔ کہ "میں نے اقرار نامہ میں سے پرافٹ کا لفظ نکال دیا۔ اور مسنجر کا لفظ رکھا۔"

گویا اس وقت تک جبکہ یہ اعلان شائع ہوا خواجہ صاحب کا یہی طریق عمل رہا ہے۔ کہ جنھوں نے رسول کریم کو "پرافٹ" کہدیا اس کو مسلمان ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ معلوم نہیں جس طرز عمل پر خواجہ صاحب خود ایک عرصہ تک عامل رہے ہیں اور اب اس کی اصلاح کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اسے خواہ مخواہ دوسروں کے ذمہ ڈالنے کی انھیں کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ حالانکہ جن کے ذمہ لگاتے ہیں انھوں نے ایک دن کے لئے اس بات کو جائز قرار نہیں دیا۔ اور نہ ان کی طرح عوام الناس کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

باغیوں سے ہمدردی

ہم نے الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کی غیر وفادارانہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے اور لالہ ہنسراج صاحب کے بیٹے بلراج کو بطور نمونہ پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں "آریہ پترکا" کچھ ایسے لوگوں کو پیش کر کے جنہیں گورنمنٹ عالیہ نے قانون تحفظ ہند کے ماتحت نظر بند کیا ہوا ہے لکھتا ہے کہ ان لوگوں کے اس طرز عمل کو جس کی وجہ سے انھیں نظر بند کیا گیا ہے۔ کیوں قرآن کریم کی تعلیم کا نتیجہ نہ قرار دیا جائے۔ اور کیوں یہ نہ کہا جائے کہ اسلام باغیانہ تعلیم دیتا ہے۔ اس کے متعلق ہم آریہ پترکا کو بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے بغاوت کی تمام راہوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا۔ اور حاکم وقت کی اطاعت کا خدا اور رسول کی اطاعت کے ساتھ ہی اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اللہ اور رسول اور جو تم پر حکمران ہو اس کی اطاعت کرو۔ اس نہایت صاف اور صریح حکم کے ہوتے ہوئے۔ اگر مسلمان کہلانے والوں میں سے چند لوگ اس قسم کے پیدا ہو جائیں۔ جن کے غیر وفادارانہ رویہ رکھنے کا حکام کے پاس کافی ثبوت ہو تو اسلام ہرگز ہرگز ان کے اس طرز عمل کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف جسے مسلمان خدا کا کلام یقین کرتے ہیں حکام وقت کی اطاعت کا بڑے زور سے حکم دیتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآن کریم کے احکام کی اطاعت کرے۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن شریف کے خلاف چلتا ہے۔ وہ صرف نام کا مسلمان ہے۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ہم ہرگز اسے اپنے میں سے نہیں سمجھتے۔

برخلاف اس کے آریہ سماج کو دیکھئے۔ باوجود اس کے کہ لالہ لاجپت رائے کو گورنمنٹ نے جلاوطنی کی سزا دی۔ اور بلراج کو پھانسی پر چڑھا دیا۔ ان سے خاص طور پر ہمدردی کا اظہار کیا جاتا۔ اور انھیں بڑی عزت دی جاتی ہے اور آریہ سماجی اخبارات جن کے دماغوں میں ستیارتھ پرکاش کی غیر وفادارانہ تعلیم کا غبار بھرا ہوا ہے۔ بجائے گورنمنٹ کے باغیوں اور جرم بغاوت کی پاداش میں سزا پانے والوں کے اس فعل شنیع سے نفرت کریں ان کے کاموں کو سراہتے ہیں۔ چنانچہ آریہ پترکا لاجپت رائے کو تو بالکل بری قرار دیتا ہے۔ اور بلراج کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ "بیچارے بلراج نے ضرور سزا پائی۔ جس کی نسبت نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا کتنا قصور ہے" ان الفاظ سے نہ صرف آریہ پترکا کی بلراج کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ظاہر ہو رہی ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کے عدل و انصاف پر بڑا خطرناک حملہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے تو بڑی تحقیق اور تفتیش کے بعد بغاوت کا جرم ثابت ہونے پر بلراج کو سزائے موت دی ہے۔ لیکن "آریہ پترکا" کہتا ہے

کہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا کتنا قصور ہے۔ گویا اس کے نزدیک بلراج کا کوئی قصور ہی ثابت نہیں اور گورنمنٹ نے اسے یونہی پھانسی دیدی۔ اس سے بڑھ کر حملہ گورنمنٹ عالیہ کے عدل و انصاف پر اور کیا ہو سکتا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ اس قسم کے خیالات ظاہر کرتے ہوئے آریہ اخبارات کیوں اس قدر دیدہ دلیری سے کام لیتے ہیں۔

پھر "آریہ پترکا" سے بھی بڑھ کر "کاہور گزٹ" اپنی اشاعت ۲۳ - جولائی میں لکھتا ہے:-

"شری پت بلراج جی ہمارے لئے ویسے ہی قابل عزت ہیں۔ جیسے کہ (لغاوتیں شامل ہونے سے "ناقل") پہلے تھے۔ الفضل کا اڈیٹر ہو یا کوئی اور اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لاجپت رائے اور بلراج آریہ سماج کے ہیں۔ اور آریہ سماج ان کا ہے"

کیا اس کا صاف اور صریح مطلب یہ نہیں کہ آریہ لیکچ کے اخبارات ایسے لوگوں پر جو گورنمنٹ کے نزدیک بغاوت کے مجرم ثابت ہو چکے ہیں خاص فخر کرتے ہیں۔ اور ان کے جرم کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ گورنمنٹ کے ذمہ دار حکام ایسی باتوں کو نہایت غور سے دیکھتے ہونگے۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ آریہ اخبارات کی اس خطرناک جرأت کی طرف توجہ دلائیں اور جیسا کہ ہم پہلے متعدد بار لکھ چکے ہیں۔ یہ سب "ستیارتھ پرکاش" کے ہی بیج بوئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کا ضبط ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی سالانہ جلسہ کی تقریریں

انشاءاللہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ تک چھپکر شائع ہو جائینگی۔ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کا حتی الامکان پورا پورا خیال رکھا جائیگا احباب بہت جلد خریداری کی درخواستیں میرے پاس بھیجدیں۔ خاکسار اڈیٹر الفضل

ہنگامۂ یورپ

ایمنز پر جنگ لندن ۸ - اگست - دوپہر برطانیہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانیہ کی چوتھی اور فرانسیسیوں کی پہلی فوج نے سر ڈگلس ہیگ کے ماتحت علی الصباح ایمنز کے مشرق اور جنوب مشرق میں وسیع محاذ پر حملہ کیا گیا۔ پہلی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ حملہ اطمینان سے ترقی کر رہا ہے۔

غنیم پھر دریائے این کو عبور کر رہا ہے لندن ۷ - اگست - شام دریائے ویسل کی جنگی حالت - روئٹر کے مطابق نشوونما پا رہی ہے۔ غنیم اپنے شکست خوردہ ڈویژنوں کو دریائے این سے منتقل کر رہا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ مارشل فاک تازہ پیشقدمی کی تیاری کر رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ دشمن ڈی ڈیمز پر قبضہ کرنے کے لئے عنقریب جنگ عظیم وقوع میں آنے والی ہے دلیعہد کی کامل ناکامی کی وجہ سے یہ امر اب مشتبہ ہو گیا کہ پرنس روپرخٹ برطانی سپاہ پر جو ضرب لگانے والا ہے۔ وہ عملی صورت اختیار کرے گی۔ اگر اس میں صریح ناکامی نہ ہوئی۔ تو کم از کم یہ نہایت خطرناک ہوگی۔

فرنچ سپاہ کی مقامی ترقی لندن ۷ - اگست فرانس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مونٹ ڈیڈیر کے علاقے میں ہم نے فرامی کورٹ کے جنوب اور مینل کے جنوب مشرق میں مقامی ترقی کی۔ لافیر - لاگیرنج پر غنیم نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہم نے اسے پسپا کر کے سری ساسوتا کے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ برین کے مشرق میں ہم نے سو قیدی گرفتار کئے۔ اور گرپو وائقع شمپین میں ہم نے آج صبح غنیم کا ایک مقامی حملہ پسپا کیا۔

ہسپتالی جہاز غرق لندن ۶ - اگست - امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ ہسپتالی بار برداری کا جہاز "وریلڈا" جو انگلستان جا رہا تھا اس کو ۳ - اگست کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا ۱۲۳ اشخاص لاپتہ ہیں جس میں ۷ ملاح بھی شامل ہیں۔ ۲ - اگست کو ۳ - انگریزی تباہ کن جہاز سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔ ۹۷ - آدمی ضائع ہوئے۔

روس اور فنلینڈ لندن ۶ - اگست امسٹرڈم سے آنیوالا تار مظہر ہے۔ کہ برلن کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے روس اور فنلینڈ کو جو صلح کرنے کی دعوت دی تھی اس کی بنا پر دونوں مقامات کے نمائندے برلن آ گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ مرامن روس کے حوالہ ہوگا۔ یا فنلینڈ کے۔

قفقاز کے متعلق ترکوں اور جرمنوں میں جھگڑا لندن ۵ - اگست "پاینیر" کا خاص تار قفقاز کے متعلق ترکوں اور جرمنوں میں سخت جھگڑا ہو رہا ہے۔

البانیا میں اتحادی لائن پیچھے ہٹ گئی لندن ۵ اگست البانیا میں آسٹروی حملے سے اتحادی لائن تقریباً ۵ میل پیچھے ہٹ گئی ہے۔

میچوریا میں جرمن اور آسٹریا کی کمک لندن ۔ اگست ہاربن کا ایک تار مورخہ ۳ - اگست مظہر ہے کہ میچوریا اور نکاسک کے محاذوں پر آسٹروی اور جرمن کمک آ رہی ہے۔

ہاربونیرز پر قبضہ لندن ۸ - اگست شب برطانیہ نے ولرز برٹولوز سے ۲ میل مشرق کی طرف مقام ہاربونیرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

سات ہزار قیدی اور ایک سو توپیں لندن ۸ - اگست ریوان عام میں سٹر بونر لا نے فرمایا کہ ۲۰ کیلومیٹر کے محاذ پر مورلن کورٹ اور مونٹ ڈیڈیر کے مابین ہم نے ۳ بجے تک تمام مطلوبہ موقعوں پر قبضہ کر لیا۔ اور سو توپیں اور ۷ ہزار قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ یہ ترقی ۴ اور ۵ میل کے درمیان ہوئی ایک مقام پر ۷ میل تک بڑھ گئے۔ یہ موقع ایمنز کے

ہندوستان کی خبریں

مسٹر آصف علی بیرسٹر دہلی کا مقدمہ

مسٹر آصف علی اور پنڈت نیکی رام صاحب کا مقدمہ ۵۔ اگست کو دہلی کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا اور ان پر فرد جرم لگائی گئی۔

سید نادر حسین صاحب تحصیلدار بھیرہ کا قتل

۲۱ جولائی کے پیغام میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے بڑے بھائی سید نادر حسین صاحب کو ان کے علاقہ میں لوگوں نے قتل کر ڈالا۔ اس صدمہ میں ہمیں ڈاکٹر صاحب سے ہمدردی ہے۔

سپیشل کانگریس کی صدارت

بمبئی میں سپیشل کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے ایک اجلاس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر حسن امام نے سپیشل کانگریس کا پریزیڈنٹ ہونا منظور کر لیا ہے

قرضۂ جنگ

۷۔ اگست تک نئے قرضۂ جنگ کے متعلق سرکاری دفاتر اور بنکوں میں جنگی بانڈز کی فروخت سے کل دو ارب ستاون کروڑ ۳۲ لاکھ ۲۹ ہزار ایکسو روپیہ وصول ہوا۔

صوبہ سرحدی میں اخبار نقاش کا داخلہ بند

معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحدی کی گورنمنٹ نے اپنی حدود میں اخبار نقاش کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

پنجاب کی لازمی تعلیم کا مسودہ قانون

کچھ عرصہ ہوا پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کی مختلف میونسپل کمیٹیوں سے لازمی تعلیم کے مسودہ قانون کے متعلق رائیں طلب کی تھیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹی شملہ نے رائے ظاہر کی ہے۔ کہ وہ اس قانون کے پورے طور پر حق میں ہے۔

پراسرار بخار لاہور میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ہفتہ وہ پراسرار بخار جو عرف عام میں انفلوئنزا کا ہم پلہ کہلاتا ہے لاہور پہنچ گیا ہے۔ جسکی وجہ سے مقامی تار گھر کا قریبًا ایک تہائی عملہ بیمار ہو گیا ہے۔

پنجاب چیف کورٹ

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب چیفکورٹ میں مسٹر شاہدین کے خالی عہدے کو پُر کرنے کے متعلق گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب میں ہنوز خط و کتابت ہو رہی ہے

نواب محمد اسحٰق خانصاحب کی علالت

نواب محمد اسحٰق خان صاحب سکرٹری علیگڈھ کالج کوہ منصوری پر جہاں وہ علاج کی غرض سے تشریف لیگئے تھے سخت علیل ہو گئے ہیں

قول الحق

میں احمدی کیوں ہوا

گذشتہ سے پیوستہ

ایک شخص نے اتنا بڑا دعویٰ کیا۔ اور جب تک دنیا میں رہا لوگوں کو بلاتا رہا۔ کہ میرے دعوے کو منہاج نبوت پر پرکھ لو۔ میرے دلائل سنو۔ میں ہی وہ خدا کا بھیجا ہوا مسیح موعود ہوں جس کے تم اور تمھارے اسلاف مدتوں سے منتظر تھے۔ کیا تم اپنے خدا کی قسم کھا کر یا اسے اپنے ہر حال کا دانا بینا یقین کر کر کہہ سکتے ہو۔ کہ کبھی ٹھنڈے دل سے تم نے غیر جانبدار بنکر انصاف کی آنکھ سے دیکھا۔ اور کیا تم اپنا فرض ادا کر چکے۔ حضرت مسیح موعود اپنا فرض تبلیغ ادا کر چکے۔ عربی۔ فارسی اردو۔ انگریزی۔ پشتو۔ بنگلہ۔ گورمکھی۔ تامل۔ گجراتی۔ غرض دنیا کی اکثر زبانوں میں کتابیں اور ہزارہا مختلف اشتہارات شائع فرما کر دنیا کو پیغام الٰہی پہنچا چکے۔ اب جو چاہے دیکھے اور غور کرے اور جو چاہے آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور کانوں میں گُلّے ٹھوک کر بستر غفلت پر بیہوش پڑا رہے۔ یا خواہ نخواہ ضد اور تکبر سے مست ہو کر مخالفت کرے اور خدا کے مامور سے جنگ کر کے خدا سے لڑائی ٹھانے

فہل علی الرسل الا البلاغ

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

ہاں لاکھوں سعید روحیں آجتک اس مسیح کے جھنڈے کے نیچے آچکی ہیں۔ جن میں علماء و فضلاء عقلا۔ امرا۔ حکام و غربا۔ سب ہی طرح کے لوگ ہیں۔ جو اس مسیح کی برکت سے زندہ ہو کر دنیا کو اپنی زندگی کا مشاہدہ کرا رہے ہیں نیز دور دراز ملکوں سے ہر سال ہر ماہ ہر ہفتہ ہر روز جوق جوق انسان اس مبارک جھنڈے کے نیچے داخل ہو رہے ہیں اور ملک ہر مذہب ہر قوم ہر فرقہ میں سے آنے والے آگئے۔ اور آرہے ہیں۔

مخالفوں نے ابتدا سے ہر رنگ میں کوشش کی کہ یہ سلسلہ بالکل نابود ہو جائے مگر وہ خود ہی نابود ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ روزانہ اپنی الٰہی نصرت کے ساتھ دنیا میں پھیلتا گیا۔ اور پھیلتا جا رہا ہے۔ اور یونہی روز افزوں شان و شوکت سے پھیلیگا۔ اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔

دارالامان کی طرف سفر

جبکہ کانپور میں تمام تر توجہ تحقیق کی جانب منعطف ہو گئی۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ احمدیت کے مرکز دارالامان قادیان جاکر بھی دیکھنا اور ہر طرح کی تحقیق کرنا چاہیے۔ چنانچہ وسط شعبان کا نپور سے بدایوں بھیلہ گڑھ ہوتا ہوا میں قادیان پہنچا۔ میرے ہمراہ عزیزی مولوی عبدالرحمن صاحب طالبعلم بھی تھے۔ بٹالہ سے جبکہ ہم ٹمٹم میں روانہ ہو کر قادیان کی نہر پر پہنچے وہیں سے بلند منارۃ المسیح نظر آنے لگا۔ اور داخلہ دارالامان کا شوق بڑھنے لگا۔ چار بجے ہم خیریت دارالامان میں داخل ہو گئے۔ اور داخل ہوتے ہی یہ دیکھا کہ گلی کوچوں میں مسلمانوں کی چہل پہل ہے۔ اور ہر طرف سے السلام علیکم السلام علیکم کی صدا آرہی ہے۔ پھر ہم مہمان خانہ پہنچے۔ چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے۔ لائبریری۔ مدرسہ احمدیہ۔ دفتر الفضل۔ دفتر رسالہ تشحیذ الاذہان۔ دفتر انجمن ترقی اسلام وغیرہ کی سیر کرائی۔ پھر دوسرے دن دفتر اخبار الحکم و اخبار فاروق و رسالہ ریویو آف ریلیجنز و تعلیم الاسلام ہائی سکول و بورڈنگ ہوس و مسجد نور و مسجد اقصیٰ و منارۃ المسیح و مسجد مبارک وغیرہ کی سیر کرائی۔

یہاں پر یہ بتا دینا بھی فرض حق گوئی اور اخلاقی ثواب سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان آنے سے پہلے مخالفین نے یہاں کے متعلق ایسی ایسی باتیں سنائی تھیں کہ حیرت ہوتی تھی۔ بعض ایسی شرمناک باتیں سنائی تھیں۔ کہ جن کو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے قادیان میں نمازوں کا انتظام جماعت کی پابندی۔ علم کلام اور حدیث شریف اور قرآن پاک کا باقاعدہ درس ہوتے دیکھا۔ جن میں انگریزی عربی سکولوں کے ماسٹر و اساتذہ اڈیٹران اخبارات۔ دارالامان کے تاجر اور پیشہ ور حضرات سبھی قسم کے لوگ دلی شوق کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ نیز یہ درس قرآن اخبارات کے ذریعہ تمام دور افتادہ بھائیوں کو بھی پہنچا دیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے اپنے مقام پر علم قرآن سے باخبر ہوتے رہتے ہیں۔

میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جو افواہیں قادیان کے متعلق مجھے سنائی گئیں تھیں بالکل بہتان نکلیں اور بیجز معاندانہ افترآت کے ان کی تہ میں کوئی حقیقت نہیں یہ بات میں بحیثیت احمدی ہونے کے نہیں کہتا واللہ یہ میں نے جب بھی کہی تھی جبکہ قادیان سے بغیر احمدی ہوئے واپس چلا گیا تھا۔

بہرحال قادیان ۱۲ دن مقیم رہا۔ اور روزانہ کا مشغلہ یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف نیز بعض غیر احمدیوں کی کتابیں دیکھتا اور قادیان کے گرجا ایسے اور حضرت علماء سے مختلف متفرق باتیں کرتا۔ اور کھل کر اپنے اعتراضات پیش کرتا میں نے جہاں تک دیکھا میں اپنی عینی شہادت کو چھپانا نہیں چاہتا۔ وہ یہ تھا کہ عام باتوں میں نیز مسائل کی گفتگو میں علماء قادیان نا نیز دیگر حضرات نے کسی کی تحقیر و تذلیل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ نفس مسائل پر محققانہ بحث کی۔ وفات مسیح کا یقین تو آ ہی چکا تھا صرف حضرت مرزا صاحب کی صداقت زیر غور تھی۔ لیکن ساتھ ہی یقین تھا کہ قرآنی دلائل جو مرزا صاحب کی صداقت پر دیئے گئے ہیں۔ وہ ضرور پر زور ہیں صرف شک یہ تھا کہ احادیث میں جو دجال اور یاجوج۔ ماجوج کا ذکر آیا ہے۔ کیا اتنی حدیثیں سب موقوف ہو جائیں گی۔

بہرحال یہ بحث حل نہ ہونے پائی تھی۔ کہ واپس

ہونا پڑا اسنیز یہ خواہش بھی واپسی کا باعث ہوئی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بمبئی تشریف رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے بمبئی جانیکا قصد کیا۔ بمبئی پہنچا تو معلوم ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ واپس دارالامان تشریف لے گئے۔ ابھی قیام دارالامان کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح کا چہرہ پر انوار روبرو دیکھنا اور باتیں کرنا یا ادھر یہ کہ دور دراز گوشۂ ملک سے سفر کر کے جانا۔ اور مشتاق دل میں حسرت لے کے رہجانا ؎

دید ارے نمائی و پرہیز میکنی
بازارِ خویش و آتش ما تیز میکنی

خیر رضینا بقضاء اللہ کہہ کر صبر کیا اور پھر بمبئی سے آگرہ ہوتا ہوا۔ بدایوں پہنچا۔

بدایوں میں بےچینی

میرے قادیان آنے کی خبر سے بدایوں کے حلقۂ احباب میں ایک بےچینی پھیلی ہوئی تھی پہلی مرتبہ میرے بدایوں پہنچنے سے اس میں کچھ کمی ہوگئی تھی کیونکہ میں نے اپنے خیالات غیر جانب دارانہ حیثیت سے پیش کر کے واقعی یہ چاہا کہ ان میں اگر غلطی ہے۔ تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ اور میں بھی پھر وہی خیالات پختہ یقین سے تسلیم کروں جو احباب بدایوں کے ہیں۔ اور جو کبھی نا انصافی کے زمانے میں میرے بھی تھے۔ لیکن اب جبکہ نور انصاف نے میری آنکھیں اور دل منور کر دیا ہے۔ پھر صریح ظلم ہے اگر میں آنکھیں بند کر کے کوئی بات منہ سے نکال دوں اور انصاف کا خون کروں۔ میں نے جناب مولنا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی سے عرض کیا۔ جبکہ آنھوں نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق تکفیر تک نوبت پہنچائی۔ کہ جناب مجھے یہ بتا دیں۔ کہ قرآن پاک نے اصول تکفیر کیا بتایا ہے۔ یعنی قرآن پاک اس کے متعلق کیا حکم دیتا ہے۔ کہ کب اور کس صورت میں کسی کو کافر کہا جائے۔ تو جناب مولنا نے ذرا اگر [illegible] میت تو مجھے کرلی یا دھنیں رجن سے میں یہ حکم بتا سکوں۔ تب میں نے کہا کہ ہم چونکہ مسلمان ہیں۔ مسلمان کا فرض ہے۔ کہ شریعت کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ اس لئے بغیر اس کے کہ قرآنی نور اس کے سامنے ہو ایسا حکم تکفیر نہ کرنا چاہیئے اس لئے کہ تکفیر کا بڑا نازک معاملہ ہے۔ خود علماء سلف نے لکھا ہے۔ کہ اگر ننوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا ہو۔ تو اسلام ہی غالب رہیگا۔ کفر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ لیکن افسوس کہ میری اس واقعی اور درد اسلام سے بھری ہوئی اپیل کو تدبر و تفکر کا شرف نہ بخشا گیا۔ آہ ربانی علماء اور دردمند مسلمان جھگڑے اور اخلاق و انصاف سے کسی کی بات پر غور کرنا گناہ قرار دیا گیا۔ اب تو کسی کے فرضی اور بے بنیاد خیالات کے خلاف کچھ قرآنی دلائل سے بھی کہنا شدید ترین جرم سمجھا گیا۔ جس کی معافی نہیں۔ جہاں کسی نے کوئی ایسی بات منہ سے نکالی اور تازہ بہی خواہان اسلام یعنی پرجوش علماء کرام نے اس غریب کی یہ گت بنائی کہ

پا بدست دگرے۔ دست بدست دگرے

اور اپنے فتوے کی رسیوں میں جکڑ کر دارالامان اسلام کے احاطہ سے باہر پھینکدیا۔ اور اس خدمت اسلام کی بجا آوری پر پھولے نہ سمائے۔ اور اس کارگذاری پر اتنے اُچھلے کودے۔ اور ایسا شور مچایا کہ اس غریب کی فریاد و واویلا بھی نہ سُنی ہاں اس کے اضطراب کا تماشہ دیکھتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ایک ایک فرائشی مقدس قہقہہ لگاتے ہیں۔ سچ ہے۔

بڑے ہے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
جگر جس سے شق ہوں وہ تقریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ (حالی)

اے مقدس گروہ علماء۔ کیا شغل تکفیر ابھی تک آپ کے نزدیک ایسا خوش گوار ہے۔ کہ اس کے ترک سے عیش تلخ ہوتا ہے۔ وقت ہے۔ کہ مخالفین اسلام سے اسلام کی حفاظت کی جاتے اور زور آور دلائل کے حملوں سے اسلام کی سچائی دنیا میں پھیلائی جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

میکنی تکفیر تو م خود چہ کارے کردئی
رو اگر مردی جہودے را باسلام آمدہ

اس دنیا کا اصل نقشہ جو علماء نے اپنے تکفیر کے حاکمانہ فرمان کے ماتحت لوگوں کو کفر کے کالے پانی پہنچا کر بسائی ہے۔ اگر آپ غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا۔ کہ ہماری اس دنیا میں کوئی مسلمان باقی نہیں رہا۔ اسی لئے جو لوگ کفر کے کالے پانی بھیجے گئے اُنھوں نے "مرگ انبوہ جشنے دارد" کہکر سب غم غلط کر دیا۔ ہمارے حضرات بدایوں اس جبروتی فرمان سے محفوظ تھے۔ مگر آہ کہ صاحب حجت قاہرہ و باہرہ طاہرہ و ظاہرہ جاہرہ و زاہرہ جناب مولنا مولوی احمد رضاخانصاحب بریلوی کے دربار تجدید سے ان کے نام بھی پروانہ نکل گیا۔ انا للہ و انا الیہ

یہی تو ضرورت تھی

عوام اور امرا کی حالت کیا لکھوں۔ ہر مسلمان خود اپنے گردوپیش نظر ڈالے۔ اور غور کرے دوسری طرف مخالفین اسلام کی کوششوں پر نظر دوڑائے جو وہ اسلام کی شکست کے لئے کر رہے تھے۔ اور اب بھی جان توڑ کوشش میں مصروف ہیں۔

پھر علماء کی خانہ جنگی۔ کفربازی۔ ادنیٰ ادنیٰ مسئلوں میں سر پھٹول کرنا اور اشاعت و حفاظت اسلام سے

※ اسی لئے حضرت مولنا صاحب اقتدار کی پاک زبان سے۔ میں نے باوجود مدتوں حاضری خدمت کے کسی کے متعلق یہ نہیں سُنا۔ کہ وہ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور جنکی زبانیں بے باکانہ طور پر قینچی کی مانند چلکر ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو کافر کہنے میں جری ہیں بیشک ایسی ہی علماء کی نسبت حضرت مولانا نے سچ فرمایا

غفلت۔ ادھر تمام دنیا میں دجّالی فتنہ کا پھیلنا اور عیش و راحت کی جنت دکھا کر کا فریفتہ کرنا۔ یہ ایسے حالات تھے جو زور زور سے چیخ چیخ کر پکارتے تھے کہ ایک مصلح اعظم مسیح وقت کی ضرورت ہے۔

الغرض جب حالت عالم زبس ابتر ہوئی
رحمتِ باری سے ظاہر قادیاں در آ ہوئے

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود و مہدی معہود نے عیسائیوں کے فرضی خدا کو وفات یافتہ ثابت کر کے تثلیث و نصرانیت کی صلیب توڑ کر پھینک دی۔ بے حیا جانور کی طرح اسلام پر حملہ کرنیوالوں کو دلائل کی تیغ براں سے قتل کیا اور تمام دنیا پر حجت الٰہی پوری کر کے اسلام کی عام دعوت دی اور ہر زمین پر چلنے والے فرد بشر کو اس کی طرف بلایا اور امن و صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔ اب تک ہزاروں لاکھوں سعید روحیں دائرہ امن و امان میں آ چکی ہیں اور آ رہی ہیں اسلاف کرام کی وصیت ہے کہ تم امام مہدی کے ساتھ ہو جانا اگرچہ کتنی ہی مصائب دیکھنی پڑیں۔ اور تم اگرچہ گھسٹتے ہوئے ان کی طرف جاؤ۔ پر جانا ضرور سے

دامنِ او گیر زود بیگماں
تا رہی از فتنۂ آخر زماں

نزول سکینہ

بدایوں میں جبکہ سلسلہ بحث و گفتگو جاری تھا۔ کئی شب ایسا ہوا کہ بعد عشا سے نماز فجر تک تمام وقت گفتگو ہی میں گذر گیا۔ حضرت مرزا صاحب کی بعض کتابیں بھی موجود تھیں۔ اور ہمارے مہربان صرف اس غرض سے انھیں دیکھ رہے تھے۔ کہ کوئی اعتراض پیدا کریں۔ بعض حضرات استہزا کرنا اپنی شان عظیم سمجھ کر صرف اسی رنگ کی گفتگو چھیڑتے تھے۔ بعض حضرات کفر کا فتوٰی دیکر اپنا جی خوش کرتے تھے۔

جب میں نے مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی بتائی۔ جس میں یضع الحرب کا لفظ ہے۔ تو بڑے جوش اور زور کے ساتھ کہا گیا کہ یہ لفظ کہیں نہیں ہے۔ کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔ میں نے حدیث کی کتابیں طلب کیں۔ اور بخاری کھول کر دیکھنا شروع کیا۔ پہلی مرتبہ ہی اس پیشگوئی کی حدیث نکل آئی اور یضع الحرب کا لفظ میرے پیش نظر ہو گیا جب میں نے علماء کو یہ لفظ بخاری میں دکھا دیا۔ تو خدا ہی جانے اُن کے ضمیر نے اُن سے کیا کہا ہوگا لیکن جناب مولنا عبدالماجد صاحب نے حیرت زدہ ہو کر یہ فقرہ کہا۔ "انھوں نے تو نکال لیا"

اسی ضمن بحث میں جناب مولنا عبدالماجد صاحب نے تحفہ گولڑویہ کے ورق گردانی شروع کی۔ تاکہ کسی طرح کوئی بات قابل گرفت مل جائے۔ لیکن افسوس کہ مولنا کی کوشش کا نتیجہ مفید ہاتھ نہ آیا! کیونکہ ذیل کی عبارت تحفہ گولڑویہ سے جناب مولنا نے پڑھی:۔

"افسوس کہ یہ علماء اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ حضرت سیدالرسل و سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مردہ رسول قرار دینا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا۔ اس میں جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے۔ اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔ اور اصطباغ لے کر گرجاؤں میں بیٹھے ہیں۔ مگر یہ لوگ اس باطل عقیدے سے باز نہیں آتے۔"

مطلب ظاہر ہے مگر برا ہو تعصب کا کہ جناب مولنا عبدالماجد صاحب نے یہ مطلب نکالا کہ حیات مسیح کا عقیدہ ارتداد ہے۔ اس پر کمال یہ کہ بعض الفاظ کی کمی بیشی کر کے حضرت مولنا عبدالقادر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ چونکہ ایسے الفاظ کہے گئے تھے۔ جو ان کے فرضی خیال کو تقویت دیتے تھے۔ مولنا نے انھیں کے مطابق جواب دیا۔ لیکن جب میں نے تمام الفاظ نقل کئے تو مولنا نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حیات مسیح عقیدہ ارتداد ہے۔ پھر جو ایک نیک دل سلیم الفطرۃ عزیز نے اس اعتراض کا جواب دیا۔ وہ بھی بالکل درست اور ٹھیک تھا۔ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ سمجھنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھنا۔ اس میں حضور سیدالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے۔ اور بیشک ہتک ہے

بہرحال ادھر یہ بحث و گفتگو جاری تھی اور ادھر میں بارہا جناب الٰہی میں اطمینان قلب کے لئے دعائیں کرتا تھا۔

بلاشک دعاؤں سے ایک سکینہ اور اطمینان قلب میں پیدا ہوتا تھا۔ اسی کے لئے کچھ استخارہ کے طور پر بھی کیا۔ جس کے بعد ایک اطمینان بخش اور اچھا خواب میں نے دیکھا جس کو آگے چل کر لکھونگا۔

بائیکاٹ کر دیا جائے

دوستوں کے خیال میں جب علمی کوششیں مفید نہ ہوئیں تو غصہ۔ جھنجلاہٹ چھیڑنی کو شاید ایک مفید تدبیر سمجھ کر استعمال کرنا شروع کیا بعض دوستوں نے کہا کہ اب ان کا مدرسہ میں رہنا بہت خطرناک ہے طلبہ سے گفتگو کرنا بھی نہایت اندیشہ ناک ہے کسی طرح بدایوں سے رخصت کیا جائے۔ ایک شب کو جب کہ میں سویا ہوا تھا آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ میرے متعلق خوب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ہر شخص اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایک صاحب کی بات ختم نہیں ہوتی۔ کہ جوش کے مارے دوسرے صاحب کچھ کہنے لگتے ہیں۔ میں نے وہ تمام باتیں سنیں اور دل میں کہا

ولنصبرن علی ما اٰذیتمونا

اور خیال کیا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں حق کے لئے تو مردانِ خدا نے جان تک دینے میں دریغ نہیں کیا اور ہر مصیبت کو برداشت کیا۔ اور خوش رہے۔ میں بھی ہر دوست کا گناہ و قصور جو اب تک میری غیبت میں کیا ہے جس کے لئے مجھے اس قاضی حقیقی کی عدالت میں انتقام لینے کا حق ہے سچے دل سے معاف کرتا ہوں۔

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

یہ تو سب کچھ تھا۔ مگر اس ندوۂ احباب و مجلس شوریٰ میں جہاں اور بہت سی آرا کا اظہار کر

رہا تھا۔ ایک فاضل دوست نے بڑی دلیری سے یہ رائے دی کہ "بائیکاٹ کر دیا جائے" یہ سنکر مجھے بیساختہ ہنسی آگئی۔ اور دور ہی سے اس تازہ فقرے کا لطف لیتا رہا۔

تم مبلغ بناکر بھیجے گئے ہو

سپر قسمیں کھائی گئیں کہ تم ضرور بالضرور احمدی ہو۔ اور یہاں ہمارے پاس مبلغ بناکر بھیجے گئے ہو۔ جو اس طرح مدرسہ میں بیٹھ کر تبلیغ کر رہے ہو۔

خدا کی شان ایک وہ شخص جس کے متعلق یہ علماء سنتے ہیں کہ یہ احمدی ہے۔ کس قدر خائف ہو جاتے ہیں۔ انتہا یہ ہے۔ کہ لوگوں کو قادیان آنے سے بڑے زور کے ساتھ روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو ایک دفعہ قادیان جائے۔ وہ بغیر احمدی ہوئے نہیں رہ سکتا۔ ہاں سچ ہی جبتک کسی کے متعلق دوری سے بدگمانیاں پیدا کر لیجائیں اور انصاف سے غور نکیا جائے تو مخالفت نصیب ہوتا وشور رہے۔ لیکن ایک وہ شخص جو ان کی جماعت کے اخلاق حسنہ معاملات و علمی مشاغل دینی خدمات آنکھ سے دیکھے وہ اپنی آنکھوں اور دل کو کیونکر جھٹلا سکتا ہے۔ اور کس طرح دھوکہ دے سکتا ہے۔ میں ان علماء سے بادب دریافت کرتا ہوں۔ کہ آپ کیوں دوسروں کو اپنے اندر جذب نہیں کر لیتے۔ اگر خدا کی نصرت آپ کے ساتھ ہو بخلاف اس کے آپ لوگوں کو یقین ہے۔ کہ ہمیں میں سے احمدیوں میں چلے جائیں گے۔ ہم ان میں سے کسی کو نہیں نکال سکتے۔ یہ خدا کی صریح اور کھلی نصرت ہے۔ جو احمدیوں کی فتح کے لئے پیش خیمہ ہے۔ بیشک خدا ہی نے دلوں میں رعب ڈالدیا ہے۔

سب و شتم اور ہم

ایک دن میرے متعلق شہرت سنکر جناب حافظ نذیر الدین صاحب احمدی ایک اور صاحب احمدی جنکا نام یاد نہیں مجھے ملنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت دفتر رسالہ شمس العلوم میں بیٹھا تھا۔

اور بعض دوست بھی تھے۔ فوراً ان کے آنے کی خبر جناب مولوی ستار بخش صاحب قادری کے یہاں پہنچائی گئی۔ جہاں جناب مولانا عبدالماجد صاحب قادری و مولانا علی احمد خاں صاحب اسیر و مولوی ستار بخش صاحب و دیگر حضرات تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ جب میں وہاں پہنچا مجھے نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ و علی مطاعہ محمد الصلوٰۃ والسلام کو فحش فحش سب و شتم دی گئیں۔ میں نے اطمینان کے ساتھ تحمل کا مستحکم قدم صبر کی مضبوط چٹان پر قائم رکھا۔ کیونکہ یہ اخلاق کے نکھار کا وقت تھا خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی فرمان ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اشتہار الوصیت میں یہی تعلیم دی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"پس اگر وہ تمھیں ستا دیں۔ یا دکھ دیں یا تمھیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں۔ تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے تمھیں بدلہ دے۔"

چنانچہ میں خوش اور بہت خوش ہوں کہ اس پہلے امتحان میں خدا نے کامیاب فرمایا۔ اور اس فرمان رہدایت پر عمل کی توفیق دی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں احمدیت کی طرف مائل نہوتا تو کبھی کوئی سخت کلامی نہیں سن سکتا تھا۔ یہ مسیح موعود کی ایک ادنیٰ برکت ہے۔

دجال اور یاجوج و ماجوج

کے متعلق میں نے جہانتک دیکھا میں اسی نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اس بحث میں حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہی راست ہے۔ اس کے متعلق میں نے احمدیوں کی کتابیں بھی دیکھیں خصوصاً ایک شاہجہانپوری غیر احمدی عالم کی فارسی کتاب داستان جہاں جس میں انھوں نے کسیقدر اچھی تحقیق کی۔ لیکن

مدار تحقیق اس کتاب پر نہیں۔ چونکہ بحث طویل ہے۔ اس لئے یہاں تفصیل چھوڑتا ہوں۔ البتہ ان کتابوں کے نام لکھ دیتا ہوں۔ جن میں یہ بحث تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ اور تاریخی کتابیں ہیں۔

(۱) مسالک الممالک ابو اسحٰق ابراہیم الاصطخری الکرخی

(۲) مراصد یاقوت حموی

(۳) نزہۃ المشتاق للادریسی

(۴) آثار الباقیہ احمد بیرونی

(۵) تقویم البلدان سلطان عماد الدین اسمٰعیل

(۶) مقدمہ ابن خلدون

بہرحال اس بحث میں خدا نے مجھے کامل یقین بخشا ہے۔ ہر منصف کو چاہئے کہ چشم انصاف سے دیکھے اور حق واضح ہونے کی خدا سے دعا کرے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے ماتحت خدا تعالیٰ ضرور حق کا رستہ بتادیگا جیسا کہ اس نے اس عاجز بندہ پر اپنے فضل سے حق واضح کر دیا۔ فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا

لیس الھادی الا ھو

اسلامی عقیدہ ہے کہ ہدایت کا مالک خدا ہی ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم نیز مسلمانوں کے ساتھ خدا نے ایک خصوصیت برتی ہے۔ اور ایک بار وعدہ فرمایا ہے۔ جس کو یقیناً پورا کرتا رہتا ہے۔ اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور خدا ایمان والوں کا دوست ہے ان کو اندھیریوں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔ اور جس کو وہ نور و روشنی عطا نہ کرے۔ پھر اس کے لئے روشنی کہاں ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان اسی کو ہادی حقیقی سمجھے اور اسی سے ہدایت مانگے۔ کثرت سے دعائیں کریں۔ حضرت مرزا صاحب نے بھی ایک استخارہ بتایا ہے۔ جس کے عمل سے خدا ضرور قلب کو نور و سکون و اطمینان بخشتا ہے۔ اگر یہ استخارہ نہ ہوسکے تو کوئی اور ہی سہی۔ بہرحال خدا سے ہدایت رحق طلب کرے۔

(ابو الفیض محمد عبد الحلیم ... [illegible])